بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۳ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۵ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۳ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

۵۔ ربوہ ۲۲ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۵۔ ربوہ ۲۲ اگست۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ لیکن کمزوری تاحال بہت ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۵۔ ربوہ ۲۲ اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دن کے وقت گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ رات کو بھی گھبراہٹ کی وجہ سے نیند نہیں آسکی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

۵۔ احباب جماعت کی سہولت کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا collection Account کامرس بنک لمیٹڈ کراچی اور ڈھاکہ کی برانچوں میں پہلے سے کھل چکا ہے۔ اب راولپنڈی اور پشاور کی برانچوں میں بھی فاؤنڈیشن کا collection Account کھلوا دیا گیا ہے۔ ان مقامات کے احباب فضل عمر فاؤنڈیشن کی رقوم اپنے ہاں کامرس بنک میں جمع کروا دیا کریں اور دفتر ہذا کو مفصل اطلاع بھجوا دیا کریں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۵۔ مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا سالانہ اجتماع بمقام رحمٰن آباد بتاریخ ۲۔۳۔۴ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ قائدین مجالس خیرپور ڈویژن سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شریک کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔

(قائد علاقائی خیرپور ڈویژن)

ضروری اعلان

چونکہ بعض اساتذہ وقف عارضی کے سلسلہ میں ربوہ سے باہر ہیں۔ اس لئے دسویں جماعت کی پڑھائی ۲۲ اگست کی بجائے یکم ستمبر سے شروع ہوگی اور باقی کلاسز حسب اعلان ۷ ستمبر سے شروع ہونگی

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے

جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا۔ آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہوگئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریک دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

(۲) "میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت اور قابل فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔ آپ ایسے زمانہ میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ مجذوم کی طرح بگڑی ہوئی تھی لیکن آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۶۶ء

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

الغرض جب کوئی بندۂ حق کارِ اصلاح کے لئے کھڑا ہوا ہے دو گروہ ضرور معرض وجود میں آتے رہے ہیں ایک گروہ جو بندۂ حق کے دعویٰ کو تسلیم کر لیتا ہے۔ اور دوسرا جو انکار کر دیتا ہے چنانچہ سورۂ صف کے آخر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تعلق میں فرماتا ہے۔

یا یھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین

(سورۃ الصف آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم اللہ (یعنی اسکے دین) کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسےٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے) کاموں میں میرا مددگار کون ہے۔ تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آگئے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے ایک بین مثال دے کر بتایا ہے کہ جب کوئی بندۂ حق کھڑا ہوتا ہے تو ایک گروہ بندۂ حق کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اس کا مددگار بن جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا گروہ مخالفت پر تُل جاتا ہے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ جب سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے پکارا کہ میرے ساتھ مل کر اللہ تعالےٰ کے کام میں کون کوشش کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک گروہ یعنی حواریوں نے اس کا جواب دیا اور کہا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے کام میں آپ کا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ یہ گروہ بڑھتا رہا اور مخالف بھی مخالفت میں بڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے ساتھ دینے والوں کو مخالفوں پر غلبہ دے دیا۔

سورۂ صف کے متعلق ہم بتا چکے ہیں کہ اس کا تعلق آخری زمانہ سے ہے۔ چنانچہ متذکرہ بالا آیہ کریمہ کا آغاز بھی مسلمانوں سے خطاب سے ہوا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو اللہ تعالےٰ کے مددگار بن جاؤ۔ پھر آگے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور اس کے حواریوں کی مثال دی ہے اور اس مثال سے غرض یہ ہے کہ موجودہ مسلمانوں کو بتایا جائے کہ بندۂ حق کا ساتھ دینے والے آخر میں غالب آتے ہیں۔ کیونکہ بندۂ حق جو بظاہر کمزور ہوتا ہے اس کے خدائے پاک مددگار ہوتے ہیں اور مخالف جو پہلے اپنی طاقت کے بل بوتے پر مخالفت میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے سوادِ اعظم کو بہکا پھسلا کر اپنے ساتھ کر لیں گے۔ چنانچہ یہ مخالفین طرح طرح کے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ عوام کو بندۂ حق اور اس کے ساتھیوں کی باتیں سننے سے روکتے ہیں چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبلیغ کے لئے نکلتے تو ابولہب اور ابوجہل آپؐ کے ساتھ شہر کے لفنگے لگا دیتے جو شور مچاتے اور لوگوں کو آپکی باتیں نہ سننے دیتے۔ یہی نہیں بلکہ جبر تک کا استعمال کیا جاتا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ ایک چٹان پر بیٹھے تھے کہ ابوجہل نے ناحق آپؐ کے رخسارِ مبارک پر طمانچہ مارا۔ مگر آپ نے اُف تک نہ کی۔ طائف کے منکرین نے بدمعاشوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے آپؐ پر کلوخ اندازی کی یہاں تک کہ آپؐ کے پائے مبارک زخمی ہوئے۔ آپ جب کسی نو وارد سے مل کر تبلیغ کرنا چاہتے تو یہ لوگ اس کو آپؐ کے خلاف بھڑکاتے اور کہتے کہ یہ شخص نعوذ باللہ جادو بیان ہے اس کی باتوں میں نہ آنا۔ پھر لوگوں سے کہا جاتا کہ اس شخص نے نعوذ باللہ دین ابراہیم کو بگاڑ دیا ہے اور قومی یک جہتی میں رخنہ اندازی کی ہے۔ یہ قوم کا غدار ہے یہ دینِ آبائی سے مرتد ہو گیا ہے۔ اور دوسروں کو بھی مرتد کرنا چاہتا ہے۔ آپ کے بزرگوں کو جا جا کر چیلنج دیتے۔ کہ اگر اس نے دین آبائی کی مذمت نہ چھوڑی تو ہم اس کے ساتھ بہت برا سلوک کریں گے۔ کبھی لالچ دیتے اور کہتے کہ ہم تم کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ سب سے حسین عورت سے تمہارا نکاح کروا دیتے ہیں۔ الغرض اکثر عوام مخالفین کے بہکاوے میں آجاتے۔ وہ ہر قسم کا حیلہ مکر اور فریب استعمال کرتے۔ آخر قتل کی دھمکیوں تک آ گئے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیارے وطن وادیٔ مکہ سے ہجرت کرنی پڑی۔

اسی طرح بنی اسرائیل کے مخالف طائفہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ سلوک کیا۔ آپ کے لئے زندگی دوبھر کر دی۔ آپ کہیں اطمینان سے نہ ٹھہر سکتے تھے۔ اور ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے اور چھپ چھپ کر رہتے۔ کیونکہ یہودی علماء نے عوام کو ملمع سازی کی باتوں سے آپ کے خلاف اکسا دیا تھا۔ کبھی آپؑ حکومتِ وقت سے بغاوت کا الزام لگانے کی کوشش کرتے۔ تاکہ حکومت آپ کو باغی مان کر سزا دے۔ آپ پر یہ الزام لگاتے کہ یہ شخص اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے۔ گویا اس نے حکومت در حکومت ساز و سامان کر رکھا ہے۔ چونکہ اس وقت فلسطین پر رومیوں کی حکومت تھی۔ یہودی حکومت کو اکسا کر آپ کو سزا دلانا چاہتے تھے۔ آخر وہ اس میں کامیاب ہوئے اگرچہ بقول انجیل اربعہ رومی گورنر پیلاطوس نے آپ کو بری الذمہ قرار دیا۔ اور یہودیوں کے سامنے پانی منگوایا اور ہاتھ دھوئے اور اعلان کیا کہ میں اس شخص کے خون سے اپنے ہاتھ دھوتا ہوں۔ مگر ظالم اور سفاک یہودی علماء پھر بھی باز نہ آئے اور آپ کو صلیب پر لٹکا کر ہی دم لیا۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا کے نتیجہ میں آپ کو لعنتی موت سے بچا لیا۔ مگر متعصب ظالم یہود علماء کے دل کی بھڑاس تو نکل گئی۔

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے مسلمانوں کو خطاب کرکے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں اور آپ کے مخالفین کی جو مثال دی ہے۔ یہ دراصل ایک عظیم پیشگوئی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دین کی تجدید و احیاء کے لئے مبعوث ہوئے تھے تاکہ بنی اسرائیل کی اصلاح کریں اور ان میں جو برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے۔ آج پھر اللہ تعالےٰ موجودہ زمانے کے مسلمانوں سے پکار کر کہہ رہا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کا گیارہواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے آئندہ مرکزی اجتماع کے لئے

۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اکتوبر

بروز جمعہ ہفتہ اتوار

کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

استغفار بہت کرو

(المسیح الموعود)

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے)

(۱)

استغفار کا لفظ غَفَرَ سے باب استفعال ہے۔ غَفَرَ کے معنی ہیں سَتَرَ کسی چیز کو ڈھانپ دیا اور غَفَرَ اللّٰہُ ذَنْبَہٗ کے معنی ہیں غَطّٰی علیہ وَعَفَا عَنْہُ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور انہیں معاف کر دیا۔ غفر اللہ الأمر بغفرتہ کے معنی ہوں گے اصلحہٗ بما ینبغی ان یصلح بہٖ کسی امر کی ان چیزوں سے اصلاح کی جن کے ذریعہ اس کی اصلاح ہو سکتی تھی (اقرب الموارد) پس استغفار کے معنی ہوں گے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا اس طرح کہ وہ ہمیں اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے ہماری کمزوریاں چھپا لے گناہ معاف کر دے اور ہمارے بگڑے کام بنا دے۔

استغفار کے ذریعہ ایک انسان اللہ تعالیٰ کو سپر بنا لیتا اور اس کی پناہ میں آجاتا ہے۔ انسان کمزور ہے اور ضعیف البنیان اس سے غلطیاں اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس لئے انسان استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگتا ان کے بداثرات اور آئندہ گناہوں کے صدور سے بچنا چاہتا ہے، اس طرح کہ وہ گناہ کے زہریلے مواد پر قابو پالے اور ان پر غالب آجائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی تشریح فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"پس استغفار کے معنی یہ ہیں
کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے
انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں
ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ
کے احکام کی بجاآوری کی راہ
کی روکوں سے بچ کر انہیں
عملی رنگ میں دکھائے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

دراصل انسان کوئی نیک کام کر ہی نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اسکی کمزوریوں کو چھپا کر اسے اس نیک کام کی طاقت اور توفیق نہ دے۔ پس استغفار میں ایک انسان اپنے عجز اور بے بسی کا اظہار کر کے ایک طرف اپنے گناہوں کے بداثرات سے بچنا چاہتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کما حقہٗ بجاآوری کے لئے اسی سے مدد چاہتا ہے کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اس میں ایک طریق ہے
جو سالکوں کے لئے رکھا گیا
ہے کہ سالک ہر حالت میں
خدا سے استمداد چاہے۔ سالک
جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت
نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

استغفار کے ساتھ نیستی تذلّل اور عجز و نیاز کا شدید احساس لازم ہے۔ انسان اپنے تئیں ہیچ سمجھ کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اپنی غلطیوں کا اقرار کرتے ہوئے اس سے اپنی مشکل کشائی اور کامیابی و کامرانی چاہے اس لئے صحیح معنی میں استغفار کرنیوالے انسان کے دل میں کبر کے خیالات پیدا نہیں ہو سکتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے
کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں
دو قسم کے مادے رکھے ہیں
ایک سمّی مادہ ہے جس کا موکل
شیطان ہے۔ اور دوسرا
تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان
تکبّر کرتا ہے اور اپنے تئیں
کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ
سے مدد نہیں لیتا تو سمّی
قوت غالب آجاتی ہے لیکن
جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر
سمجھتا ہے اور اپنے اندر
اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت
محسوس کرتا ہے اس وقت
اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ایک چشمہ پیدا ہوتا ہے جس سے
اسکی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی
ہے اور یہی استغفار کے
معنی ہیں یعنی یہ کہ اس قوت
کو پا کر زہریلے مواد پر غالب
آجائے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اور حضور علیہ السلام نے آیت بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اس جگہ اسلم وجھہٗ
للہ کے معنی یہی ہیں کہ ایک
نیستی اور تذلّل کا لباس
پہن کر آستانۂ الوہیت
پر گرے۔"

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء)

پس کبر اور استغفار کبھی یکجا نہیں ہوتے۔

استغفار کرنے والا مومن انسان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں ہوتا ہے۔ یا تو وہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ یا وہ بشری کمزوری کی وجہ سے گناہ کے ارتکاب سے تو بچ نہیں سکتا مگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں چھپا لیتا اور اس کے گناہ کے بداثرات سے بچا لیتا ہے۔ دُعا کرتے وقت غفران کی یہ دونوں صورتیں مدّنظر رہنی چاہئیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"استغفار بہت پڑھا کرو
انسان کی دو حالتیں ہیں
یا تو وہ گناہ نہ کرے یا
اللہ تعالیٰ اس گناہ کے
بد انجام سے بچا لے۔ سو
استغفار پڑھنے کے وقت
دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا
چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ
سے گزشتہ گناہوں کی
پردہ پوشی چاہے۔ دوسرا
یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ
آئندہ گناہوں سے بچائے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

(۲)

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

سمعت رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یقول واللّٰہ انی لاستغفر
اللّٰہ واتوب الیہ فی الیوم
اکثر من سبعین مرۃ
(کتاب الدعوات)

کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خدا کی قسم میں دن بھر میں ستّر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا اور اسی کی طرف جُھکتا ہوں۔

استغفار بعض اوقات احسانات الٰہیہ کی کثرت پر اظہار تشکر کے لئے بھی کیا جاتا ہے جبکہ خدا کا ایک محبوب بندہ خدا کے حضور نہایت عاجزی کے ساتھ اس امر کا اعتراف و اقرار کرتا ہے کہ میں تو ایک نہایت بے بس اور کمزور انسان ہوں تو مجھ پہ رجوع برحمت ہوا اور تُو نے میری کمزوریوں کو چھپا دیا اور مجھے اتنا دیا کہ شمار نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ میری کمزوریوں کو اسی طرح چھپائے رکھ اور مجھ پر اسی طرح ہمیشہ رجوع برحمت رہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کے ذکر میں جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے استغفار کرتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ آپ اپنے تئیں گناہگار یقین کرتے اور اس کا عملاً اعتراف کرتے تھے، فرمایا:۔

"احمق حقیقت سے ناآشنا
استغفار کے لفظ پر اعتراض کرتے
ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ جس قدر
یہ لفظ پیارا ہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اندرونی
پاکیزگی پر دلیل ہے وہ ہمارے
وہم و گمان سے بھی پرے ہے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ
عاشقِ رضا ہیں اور اس میں
بڑی بلند پروازی کے ساتھ
ترقیات کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ
کے احسانات کا تصوّر کرتے ہیں
اور اظہارِ شکر سے قاصر پا کر
تدارک کرتے ہیں یہ کیفیت ہم
کس طرح ان عقل کے اندھوں
اور مجذوم القلب لوگوں کو سمجھائیں
ان پر وارد ہو تو وہ سمجھیں۔ جب
ایسی حالت ہوتی ہے۔ احسانات
الٰہیہ کی کثرت آ کر اپنا غلبہ کرتی
ہے تو وہ روح محبت سے پُر
ہو جاتی ہے۔ اور وہ اچھل اچھل کر
استغفار کے ذریعہ اپنے قصورِ شکر
کا تدارک کرتی ہے یہ لوگ خشک
منطق کی طرح اتنا ہی نہیں چاہتے
کہ وہ قویٰ جن سے کوئی کمزوری
یا غفلت صادر ہو سکتی ہے وہ ظاہر
نہ ہوں۔ نہیں وہ ان قویٰ پر تو
فتح حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔
وہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کا
تصوّر کر کے استغفار کرتے ہیں
کہ شکر نہیں کر سکتے یہ ایک لطیف
اور اعلیٰ مقام ہے جس سے دوسرے
لوگ ناآشنا ہیں۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ ... مستقل نہیں ہوتی۔ اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔ انبیاء استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ چھن جائے۔ ... کوئی نبی جس قدر استغفار کرنیوالا ثابت ہوگا اسی قدر اس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ ... سچے نبی کی یہی علامت ہے کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کرے۔ استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے۔"

(البدر ۸ر ستمبر ۱۹۰۴ء)

پس جب انبیاء علیہم السلام کو بھی کثرت کے ساتھ استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ نور اور روشنی کے طلبگار ہونے کی ضرورت ہوتی ہے تو عام انسان اس سے کیسے مستغنی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو استغفار کی پُرزور تاکید فرماتے ہوئے بار بار فرمایا:۔

ا۔ "استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

ب۔ "انسان کو ... کمزوریوں کے دُور کرنے کے واسطے استغفار بہت پڑھنا چاہیئے۔" (الحکم ۱۷ر مئی ۱۹۰۱ء)

ج۔ "استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری فرماتا ہے۔" (الحکم ۳۱۔ جنوری ۱۹۰۱ء)

د۔ "جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ وہ بے ادب دہریہ ہے۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۳ء)

ھ۔ "گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اگر انسان یقین سے توبہ کرلے تو خدا بخش دیتا ہے پیغمبر خدا جو ستّر بار استغفار کرتے تھے۔ حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گزشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ آئندہ ہر ایک غفلت کو گناہ کو دبائے اس کا صدور بالکل نہ ہو۔" (البدر ۱۹ر جون ۱۹۰۳ء)

و۔ "میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں" (از خط بنام حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ الحکم جلد ۳ ۲۴ر ستمبر ۱۸۹۹ء)

اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے وقت حضورِ قلب حاصل ہونا چاہیئے اسطرح کہ انسان کے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلے (خواہ اپنی زبان ہی میں) کہ اے اللہ! تو ہمارے گزشتہ گناہ معاف فرمائے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھ ہماری کمزوریوں کو چھپالے اور نیکی کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پہ چلا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں ارشاد ہے:۔

"اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے، اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔" (الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۸۹۹ء)

اللہ تعالیٰ ہم ناچیز بندوں کو حضورِ قلب کے ساتھ ہمیشہ اس کے حضور جھکے رہنے اور اسی سے مغفرت طلب کرنے کی توفیق دے ہمارے گناہ معاف فرمائے کمزوریاں چھپالے آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور ہمارے دلوں کو اپنے نور سے بھر دے اس طرح کہ سب تاریکیاں چھٹ جائیں اور سب ظلمتیں دُور ہو جائیں اور ان میں ہمارا خدا جلوہ گر ہو جائے۔ آمین۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

کیلئے

مخلصینِ مشرقی پاکستان کے گرانقدر وعدے

محترم جناب امیر صاحب مشرقی پاکستان نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ابتدائی وعدہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنے علاقے کی طرف سے ۲۵ ہزار روپیہ لکھوایا تھا لیکن بعد میں مختلف جماعتوں کے مخلصین سے مل کر جو وعدے لئے گئے ان کی مجموعی رقم بفضلِ خدا پونے دو لاکھ روپے کے قریب ہو گئی ہے ذیل میں ان مخلصین کی فہرست دی جا رہی ہے جنہوں نے ایک ہزار یا اس سے زائد کے وعدے لکھوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو دینی و دنیاوی برکات سے نوازے اور اپنے خاص فضل سے توفیق عطا فرمائے کہ اپنی موعودہ رقوم کو جلد سے جلد ادا بھی کر دیں۔ بعض دوستوں نے اپنے وعدہ کی رقم کا نصف اور بعض نے ایک تہائی ادا بھی کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

۱۔ محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں	ڈھاکہ	۱۵,۰۰۰
۲۔ " شیخ ظفر احمد صاحب و شیخ مشتاق احمد صاحب	"	۲۰,۰۰۰
۳۔ " شیخ عبدالحمید صاحب	"	۱۰,۰۰۰
۴۔ " شیخ شفیق احمد صاحب و شیخ انور احمد صاحب سہگل	چٹاگانگ	۱۰,۰۰۰
۵۔ " کیپٹن سیفی صاحب چوہدری	ڈھاکہ	۵,۰۰۰
۶۔ " صلاح الدین صاحب سعدی ایوبی	چٹاگانگ	۵,۰۰۰
۷۔ " کیپٹن رحمت اللہ صاحب باجوہ بمعہ فیملی	"	۳,۵۰۰
۸۔ " عزیز احمد صاحب ونس	ڈھاکہ	۳,۴۰۰
۹۔ " ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری	نارائن گنج	۳,۰۰۰
۱۰۔ " شیخ محمد اسحٰق صاحب	ڈھاکہ	۳,۰۰۰
۱۱۔ " شیخ محمد داؤد و عبدالرؤف صاحب	"	۳,۰۰۰
۱۲۔ " صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بمعہ اہل و عیال	"	۳,۰۰۰
۱۳۔ " محمد صالح صاحب "	چٹاگانگ	۲,۱۰۰
۱۴۔ " محمد اسحاق صاحب	"	۲,۰۰۰
۱۵۔ " شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء	تیج گاؤں	۲,۰۰۲
۱۶۔ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ کاہلوں	ڈھاکہ	۲,۰۰۰
۱۷۔ محترم سید سہیل احمد معہ اہل و عیال	کشتیا	۲,۰۰۰
۱۸۔ " خلیفہ رفیع الدین صاحب	ڈھاکہ	۱,۵۰۰
۱۹۔ " انس داؤد صاحب چوہدری	"	۱,۵۰۰
۲۰۔ " عارف اے ستار صاحب		۱,۵۰۰
۲۱۔ " کرنل جی۔ ایم۔ اقبال صاحب	چٹاگانگ	۱,۵۰۰
۲۲۔ " سید خواجہ احمد صاحب	"	۱,۵۰۰
۲۳۔ " مصطفیٰ ذاکر حسین صاحب	"	۱,۵۰۰
۲۴۔ " شیخ محمد عثمان صاحب	"	۱,۵۰۰
۲۵۔ " مقبول احمد صاحب	"	۱,۵۰۰
۲۶۔ " چوہدری خورشید احمد صاحب	ڈھاکہ	۱,۵۰۰
۲۷۔ " عبدالسمیع صاحب	"	۱,۳۰۰
۲۸۔ " مشتاق احمد صاحب کھوکھر	چٹاگانگ	۱,۲۰۰
۲۹۔ " جی۔ اے۔ خان صاحب	"	۱,۱۰۰
۳۰۔ " نظام الدین صاحب	"	۱,۱۰۰
۳۱۔ " عمر امجد صاحب	"	۱,۰۰۱
۳۲۔ " نعیر احمد صاحب چوہدری	ڈھاکہ	۱۰۰۰
۳۳۔ " علی قاسم خان صاحب چوہدری	"	۱۰۰۰
۳۴۔ " ایس۔ ایم۔ حسن صاحب	"	۱۰۰۰
۳۵۔ " شیخ محمد شفیع صاحب وہرا	"	۱۰۰۰
۳۶۔ محترم محمد صلاح الدین صاحب	ڈھاکہ	۱۰۰۰
۳۷۔ " ضیاء الحق صاحب	"	۱۰۰۰
۳۸۔ " خواجہ عبدالکریم صاحب	"	۱۰۰۰
۳۹۔ " ایم۔ این۔ احمد صاحب	"	۱۰۰۰
۴۰۔ " ایس۔ کے۔ سلیم صاحب	"	۱۰۰۰
۴۱۔ " حاجی محمد سلیمان صاحب	"	۱۰۰۰
۴۲۔ " محمود احمد صاحب	چٹاگانگ	۱۰۰۰
۴۳۔ " ایس۔ اے۔ نظامی صاحب	"	۱۰۰۰
۴۴۔ " منظور احمد صاحب بمعہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰۰
۴۵۔ " ڈاکٹر طاہر احمد صاحب	"	۱۰۰۰
۴۶۔ " خواجہ بشیر احمد صاحب	ڈھاکہ	۱۰۰۰
۴۷۔ " میجر ایم۔ الیاس خان صاحب معہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰۰
[illegible]		۱,۲۹,۲۰۳

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کی قلبی تعمیل کا زریں موقع

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی جو ناقابل فراموش عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا اپنے اور بیگانے سب اعتراف کر رہے ہیں۔ آپ کے ان عظیم الشان اسلامی کارناموں کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے سے ہی عوام و خواص میں شائع کر دی تھی بلکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۰۰ سال پیشتر آنے والے مسیح موعود کی نسبت بطور پیشگوئی کے یہ اعلان فرمایا تھا کہ

"یتزوج و یولد لہ"

یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے مقصد کی تکمیل و تعمیل کے لئے اس کو ایک بیٹا دیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خاص طور پر ایک صالح فرزند عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ کی نظیر ہوگا اور ہر ایک امر میں اس کا مطیع و فرمانبردار اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اگر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام کارناموں کو دیکھا جائے تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں ایک تڑپ کام کر رہی ہے جس کا اظہار خود حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں:۔

"ایک تپش ہے جو مجھے اٹھوں پہر بے قرار رکھتی ہے۔ میں مسلمانوں کو ان کی ذلت سے اٹھا کر عزت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں پھر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بات میری زندگی میں ہوگی یا میرے بعد۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میں اسلام کی بلند ترین عمارت میں اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ لگانا چاہتا ہوں یا اتنی اینٹیں لگانا چاہتا ہوں جتنی اینٹیں لگانے کی خدا مجھے توفیق دیدے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء)

یہی وہ تڑپ ہے جو حضور ہر احمدی میں دیکھنا چاہتے تھے۔ اور اس تڑپ اور مقصد کی کامیابی و کامرانی میں آپ کو غیر معمولی نصرت خداوندی حاصل تھی۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے دو سو سے زائد تصنیفات فرمائیں۔ مختلف ممالک میں تبلیغی مشن قائم کر کے حفاظتِ اسلام کے ایسے قلعے تیار کئے۔ جہاں سے اسلام کا کامیاب دفاع ہو رہا ہے مرحوم محمود شلتوت رئیس الازہر نے ایک ملاقات کے دوران حضور کے ان کاموں کا ذکر کرتے ہوئے مجھے کہا تھا کہ بلاشبہ ان کاموں کی وجہ سے جماعت احمدیہ حیران کن کام کر رہی ہے۔

(۲)

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس قسم کی عظیم الشان شخصیت کے عظیم کاموں کو جاری رکھنا ہی اس کی بہترین یادگار ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے اور حضور کی جاری کردہ سکیم کو قائم و دائم رکھنے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام فرمایا اس ادارہ کے قیام کے ذریعے سے جماعت کے جملہ احباب کو عملی دعوت دی گئی ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

احباب فضل عمر فاؤنڈیشن میں شمولیت اختیار کرنے اور غلبۂ اسلام اور حفاظت اسلام میں حصہ لے کر اجر جزیل حاصل کریں۔ اور رضاء ربانی حاصل کریں۔

محترم چوہدری اللہ دتا صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد)

محترم چوہدری اللہ دتا صاحب مرحوم آف سدو کی ضلع گجرات مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۶ء بعمر ۸۰ سال مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ صالح سادہ اور درویش صفت انسان تھے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور سلسلہ احمدیہ سے خاص محبت تھی۔ جب ۱۹۶۰ء میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تو اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی۔ دین کے بارہ میں بڑے باغیرت تھے خلاف شریعت باتوں کو قطعاً برداشت نہ کرتے اور فرائض کی ادائیگی میں مستعد رہتے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

قبول احمدیت

جنوری ۱۹۶۱ء میں آپ نے اپنے فرزند چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اور ان کے اہل و عیال سمیت قبولِ احمدیت کی توفیق پائی آپ کے بھائی چوہدری محمد حسین صاحب جو پرانے اور مخلص احمدی ہیں آپ کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ مگر آپ ان کی سخت مخالفت کرتے۔ یہاں تک کہ بعض مواقع پر شدید جھگڑا کی صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ انہی دنوں میں سید احمد علی شاہ صاحب حال سلسلہ مربی ضلع سیالکوٹ دورہ پر وہاں تشریف لے گئے۔ چوہدری محمد حسین صاحب کی تحریک پر شاہ صاحب موصوف تبلیغ کے لئے آپ کے پاس گئے آپ نے کہا کہ "اگر تم سچے ہو تو مجھے کچھ دکھاؤ"۔ شاہ صاحب موصوف نے ان کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کیا۔

کچھ عرصہ بعد ایک خواب کے ذریعہ قبول حق کے لئے آپ کو شرح صدر ہو گیا۔ آپ نے دیکھا ایک سفید پگڑی والے بزرگ سفید لباس میں ملبوس اور ہاتھ میں ایک چھڑی پکڑے آئے ہیں یہ بزرگ مشرق کی طرف سے آئے اور چہرہ سورج کی مانند چمک رہا تھا۔ اس بزرگ نے مجھے اپنی چھڑی سے چھوا اور فرمایا "جس کو یہ چھڑی لگ جاتی ہے وہ ہماری بیعت سے مشرف ہو جاتا ہے" اس کے بعد مجھے اپنے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ بیان کرتے تھے کہ سردیوں میں وضو سے میرے ہاتھ پاؤں سیاہ ہو جایا کرتے تھے اور اکثر پھوٹ جاتے لیکن جب اس بزرگ نے مجھے وضو کروایا تو میرے ہاتھ پاؤں سفید ہو گئے۔ آپ کا دل یہ رویا دیکھنے کے بعد بالکل صاف ہو چکا تھا اور یقین ہو گیا تھا کہ یہ بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ پر جانے کی آپ کو شدید خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء کے جلسہ سالانہ میں ربوہ آئے حضور رضی اللہ عنہ کا پُرنور چہرہ دیکھتے ہی خواب والے بزرگ کے عین مطابق پایا۔ چنانچہ آپ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسی مبارک رویاء کے ذریعہ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جماعت احمدیہ بھینی شرقپور کا سالانہ تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۸ ۲۹ ستمبر کو اپنا تربیتی سالانہ جلسہ کر رہی ہے مرکز سے متعدد علماء جلسے میں شامل ہوں گے۔ گردونواح کی جماعتوں اور احباب کو کثرت سے اس میں شامل ہونا چاہئے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ محترم میاں محمد شریف صاحب ولد محمد عظیم صاحب موصی ۶۲۳۱ نے ساکن گجو چک ضلع گوجرانوالہ سے مورخہ ۲۰ ۴ ۴۰ء کو وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی تھی۔ ان کا سابقہ ایڈریس دفتر ھذا کے ریکارڈ میں یہ ہے (محمد شریف صاحب ہاشمی روم ۱۳ آسٹریلیا ہوٹل۔ لاہور) ان کا موجودہ ایڈریس دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو دفتر ھذا کو اطلاع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۲۔ مکرم ڈاکٹر راجہ بشارت احمد صاحب ولد منشی محمد یوسف صاحب خوشنویس موصی ۶۲۶۳ نے مورخہ ۴ ۴ ۱۹۴۱ء کو بمقام کڑیانوالہ ضلع گجرات سے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی تھی۔ دفتر بہشتی مقبرہ کے ریکارڈ میں ان کا سابقہ ایڈریس یہ (ڈاکٹر بشارت احمد ایم۔ او پولیس اینڈ جیل ہسپتال گوجرانوالہ) ہے۔ موصوف کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یا ڈاکٹر صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا ایک انعامی امتحان لیا جاتا ہے۔ جس میں اوّل اور دوم آنیوالے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

۱۔ قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ امتحان اگست کے آخری عشرہ میں ہوگا۔ لیکن بعض قائدین کی درخواست پر اب یہ امتحان ستمبر کے آخری عشرہ میں مبتدی اور مقتدی کے امتحان کے ساتھ ہی ہوگا۔

۲۔ اس امتحان کے لئے نصاب کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ دوسرے پرچے کے لئے (۱) کشتی نوح (۲) سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ (۳) سیرۃ سید الانبیاء از سید عبد القادر صاحب مقرر کی گئی تھی۔ چونکہ یہ تیسری کتاب اب ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس کے بجائے سیرۃ خیر الرسل از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب شرکت اسلامیہ ربوہ سے ڈیڑھ روپیہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہے۔ زیادہ کا پیاں خریدنے والوں کو سوا روپے میں مل سکے گی۔

منتظمین اطفال ان ہر دو تبدیلیوں کو نوٹ فرمالیں اور اس امتحان کے لئے زیادہ سے زیادہ اطفال کو تیار فرمائیں۔ نیز شامل ہونے والے اطفال کی تعداد سے آگاہ فرمائیں تا اسکے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے انتظامات خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکے ہیں۔ چونکہ امسال گرانی پہلے کی نسبت زیادہ ہے اسی طرح انتظامات بھی پہلے کی نسبت وسیع کئے جا رہے ہیں۔ اسلئے جملہ قائدین مجالس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی اور پھر مرکز میں ترسیل کی طرف خاص توجہ دیں۔ مرکز کو اجتماع کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اور پہلے سے زیادہ مقدار میں روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس کوشش کی جائے کہ ہر خادم سے پوری شرح کے مطابق اجتماع کا چندہ زیادہ سے زیادہ وسط ستمبر تک سو فیصدی وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔

چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے:۔

ہر خادم سے کم از کم ایک روپیہ

ہر وہ خادم جس کی ماہوار آمد ایک سو روپے سے زائد ہے اپنی ایک ماہ کی آمد کا ایک فی صدی چندہ اجتماع ادا کرے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

افسوسناک وفات

ہمارے ایک مخلص بھائی مکرم خان غلام محمد صاحب سبحانی کارکن تعلیم الاسلام کالج ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ ۲۴؍۸ کو بروز بدھ ۳؍۱ بجے شام فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا ہے اللہ تعالیٰ ...... مرحوم کے درجات بلند فرماتا رہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ دوسرے دن قریباً دس بجے صبح احاطہ قصر خلافت میں باوجود طبیعت علالت کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور ازراہ شفقت اپنے دیرینہ خادم کے جنازہ کو کندھا دیا اور نماز جنازہ سے قبل چہرہ بھی دیکھا۔ نماز جنازہ میں ربوہ کے کثیر احباب شامل ہوئے۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو اور کفیل ہو نیز صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

(ملک محمد رفیق صدر محلہ دار العدر غربی)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹس لاہور برانچ

ایم۔ اے پرائمری کلاسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں برائے ۶۷-۱۹۶۶ء ۲۵؍۸؍۶۶ تک انٹرویو ۲۹؍۸؍۶۶ کو ۵ بجے شام تک۔ کلاس کی تعلیم کا وقت ۵ بجے شام تا ۷½ بجے شام قابلیت برائے داخلہ۔ ایف۔ اے یا میٹرک مع تین تا پانچ سال کا تجربہ حسابات ٹیوشن وغیرہ سارے سیشن کے لئے ۱۲۵/- (ایم ڈی مرتضٰے خان چیئرمین)

۲۔ درخواست برائے اوورسیر سول

اوورسیر سول کی آسامی کے لئے درخواست بنام ڈائریکٹر جنرل۔ بیراجز پروجیکٹ واپڈا ۳ لارنس روڈ ۲۲؍۸؍۶۶ تک:

سکیل تنخواہ ۵۰/۲۰۔ ۳۵۰۔ ۱۵۔ ۲۰۰ علاوہ الاؤنس جو وقتاً فوقتاً مقرر ہو

قابلیت (۱) ڈپلوما از گورنمنٹ انجینئرنگ سکول (سول) (۲) یا D.E.N کراچی

۳۔ یا اسکے برابر کی قابلیت کسی اور منظور شدہ سکول سے یا (۴) بی۔ ایس سی (فزکس اور ریاضی) عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ جسکے دوران بالمقطعہ ۲۰۰/- روپیہ ماہوار ملے گا۔ پوری تنخواہ تسلی بخش طور پر ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد۔ سابقہ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو ملازمت کر رہے ہوں۔ وہ اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں

۳۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ ایم پرانی سول لائنز منٹگمری

دن اور رات کی کلاسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں برائے مندرجہ ذیل:۔

دن کی جماعتیں۔ (۱) بی کام فرسٹ ییئر (۲) ڈی۔ کام سیکنڈ ییئر یہ ایف۔ اے کا کورس کے برابر ہے اور اس انسٹی ٹیوٹ کا ڈپلوما ہولڈر بی۔ کام میں داخل ہو سکتا ہے

(۳) سٹینوگرافی اور سکریٹریل پریکٹس کلاس (ایکسالہ کورس)

شام کی کلاسز۔ سی کام فرسٹ ییئر (شارٹ کورس) (۲) ڈی کام سیکنڈ ییئر (شارٹ کورس) داخلہ کے لئے قابلیت نمبر ۱، ۲ کے لئے میٹرک نمبر ۲ کیلئے ڈی کام (سی کام یا گریجوایٹ)۔ مستحق طلباء کے لئے فیس کی رعایت اور وظیفہ۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے درخواست کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۵؍۸ انٹرویو ۳۰، ۳۱؍ اگست ۱۹۶۶ء۔ درخواست بنام پرنسپل

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مولوی فضل دین صاحب امیر جماعت ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری نذیر احمد کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز لائلپور)

۲۔ خاکسار کچھ دنوں سے بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(شریف احمد۔ حافظ آباد)

۳۔ خاکسار ان دنوں سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

صوفی محمد

روحانی

بواسیر

خونی ہو یا بادی

خواہ کتنی ہی پرانی ہو

پائلز کیور کی چار خوراک کھل سے انشاء اللہ جڑ سے غائب۔ مکمل کورس دس روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

شکریہ احباب

والد مکرم چوہدری چراغ دین صاحب نمبردار ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال کی وفات پر بہت سے احباب جماعت اور عزیزان کے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً انکا جواب نہیں دے سکا لہٰذا بذریعہ اخبار سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کو والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور احمدیت کے سچے خادم دین بنائے آمین

محمد اسحٰق (لائلپوری) نمبردار چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال ڈاکخانہ خاص براستہ پکا انا ضلع لائلپور

برائے فروخت

دو مکانات واقع سرگودھا روڈ ربوہ کرایہ ۱۵/- ۵۰/- روپیہ ماہوار مستقل

تفصیلات کیلئے:۔ برٹش موٹرز

وائی۔ ایم۔ سی اے بلڈنگ لاہور

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۳۴۵
۵/۶/۶۶

مَیں زبیدہ بیگم زوجہ شیخ جی۔ ایم۔ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۷ سپاری والا بلڈنگ آرٹلری میدان ۱/۲ ڈاکخانہ کراچی ۱/۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے تھا جس میں سے مَیں نے دو صد روپے وصول کرلئے ہوئے ہیں باقی آٹھ صد روپے میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن ۳ تولہ
۲۔ ہار طلائی ۱ عدد وزن ۳ تولہ
۳۔ انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ۱/۲ تولہ
۴۔ ہار طلائی ۱ عدد وزن ۳/۴ تولہ
۵۔ بندے طلائی دو جوڑی وزن ۱ ۱/۴ تولہ
۶۔ ستار طلائی ایک عدد وزن ۳/۴ تولہ
۷۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ

جملہ وزن ۹ ۳/۴ تولہ قیمت مبلغ بارہ صد روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ مجھے میرے خاوند سے مبلغ پچیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ زبیدہ بیگم بقلم خود ۵ جون ۶۶ء
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد:۔ چوہدری عبد العزیز سیکرٹری مال حلقہ جنوبی جماعت احمدیہ کراچی

مسل ۱۸۳۴۶
۲۷/۵/۶۶

مَیں سید عبد المالک ولد سید عبد الکریم قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۹ ۱/۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۰/۳ ۵۲ سعود آباد ڈاکخانہ کراچی ۱/۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷؍مئی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مَیں تعلیم حاصل کرتا ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲۷؍مئی ۶۶ء

ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم

العبد:۔ سید عبد المالک
گواہ شد:۔ سید عبد الکریم پریذیڈنٹ حلقہ ملیر جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل ۱۸۳۴۷
۵/۶/۶۶

مَیں نصیر احمد ولد جی ایم نذیر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی پیدائشی احمدی ساکن ۷ سپاری والا بلڈنگ آرٹلری میدان ۱/۲ ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مَیں طالب علم ہوں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد مَیں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم

العبد:۔ نصیر احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ چوہدری عبد العزیز سیکرٹری مال حلقہ جنوبی جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۳۴۸
۵/۶/۶۶

مَیں جی۔ ایم۔ نذیر احمد ولد عبد الغنی مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ۷ سپاری والا بلڈنگ آرٹلری میدان ۱/۲ ڈاکخانہ کراچی ۱/۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا مکان ۷ سپاری والا بلڈنگ آرٹلری میدان ۱/۲ کراچی ۱/۲ میں ہے اس وقت اسکی قیمت اندازاً مبلغ بیس ہزار روپے ہے یہ میری واحد ملکیت ہے۔ اس میں مَیں خود فیملی سمیت رہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد مَیں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲۔ مَیں تجارت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد مبلغ چار صد روپے ہوتی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔

نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ فقط ۵؍جون ۶۶ء۔

ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم

العبد:۔ جی۔ ایم۔ نذیر احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ چوہدری عبد العزیز سیکرٹری مال حلقہ جنوبی جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

قرآنی تعلیم انسان کو دکھوں اور مصیبتوں سے بچاتی ہے

معوّذتین کو صبح و شام التزام سے پڑھنے کی حکمت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بخاری - ابوداؤد - نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَأَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ۔ یَبْدَأُ بِھِمَا عَلٰی رَأْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ۔ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ وَجَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ مَنْ قَرَأَھُمَا مَعَ سُوْرَۃِ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا حِیْنَ یُمْسِیْ وَثَلَاثًا حِیْنَ یُصْبِحُ کَفَتْہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔

(روح المعانی)

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت اپنے بستر میں آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرتے اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرماتے اور ہتھیلیوں میں پھونکتے اور سر سے لے کر پاؤں تک سارے جسم پر مل لیتے اور یہ فعل تین بار کرتے۔ نیز حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جو شخص ان دونوں سورتوں کو سورۃ الاخلاص کے ساتھ ملا کر صبح و شام پڑھے گا اس کے لئے یہ کافی ہو جائیں گی اور اس کی ضرورت پوری ہوگی اور دکھ درد سے محفوظ رہے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنی تعلیم انسان کو دکھوں سے بچاتی ہے۔ کیونکہ جو شخص صبح و شام معوّذتین پڑھے گا لازماً قرآنی تعلیم خلاصۃً صبح و شام اس کے سامنے آتی رہے گی۔ اور جس کے سامنے صبح و شام قرآنی تعلیم آتی رہے گی اُسے عمل کا بھی خیال آئے گا اور اس طرح وہ دکھوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

اسی طرح مردویہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِقْرَءُوْا بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ (در منثور) یعنی اے لوگو! ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھا کرو۔ اسی طرح سے ابن مردویہ نے حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مِنْ اَحَبِّ السُّوَرِ اِلَی اللّٰہِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ دو سورتیں ہیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ پھر یہ روایت بھی آتی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سورۃ الاخلاص اور معوّذتین کو ملا کر وتر کی آخری رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ (در منثور)

یہ سب روایات ان سورتوں کے فضائل کو ظاہر کرتی ہیں اور ہمیں اس طرف راہنمائی کرتی ہیں کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھنی چاہیئے اور اس کی پناہ میں رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ وتر کی آخری رکعت چونکہ دن کی نمازوں کے خاتمہ پر ہوتی ہے اس لئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس میں یہ دونوں سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو شخص صبح و شام اِن سورتوں کو پڑھیگا وہ آفات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان کو اپنی ابتدا بھی قرآنی تعلیم پر رکھنی چاہیئے اور اپنی انتہاء بھی قرآنی تعلیم پر رکھنی چاہیئے۔"

درخواستِ دعا

میرے داماد محمد امین صاحب بعارضہ درد گردہ عرصہ پانچ چھ ماہ سے علیل ہیں۔ احباب کی خدمت میں صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار فیروزالدین امرتسری

انسپکٹر تحریکِ جدید راولپنڈی

مشرقی ترکی میں زلزلہ کے مزید جھٹکے

ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار سے بھی بڑھ گئی

انقرہ ۲۲ اگست۔ مشرقی ترکی میں زلزلہ کے مزید جھٹکے آئے ہیں۔ اِس تباہ کن زلزلہ میں جو اوّلاً گذشتہ جمعہ کو آیا تھا اب تک مرنے والوں کی تعداد تین ہزار سے بھی بڑھ چکی ہے۔ ایک مشرقی صوبے میں کل زلزلہ کے بیس مزید جھٹکے محسوس ہوئے۔ ارض روم میں پانچ جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ہر چند کہ فوج متأثرہ علاقوں میں ملبہ ہٹانے اور لاشیں نکالنے میں مصروف ہے پھر بھی ابھی تک لوگ تباہ شدہ دیہات اور قصبات میں ملبہ کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ کل بھی مشرقی صوبے کے ایک علاقہ میں بیس ہزار افراد نے رات کھلے میدانوں میں بسر کی۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ اور آرٹس) کا داخلہ ۲۳ اگست ۶۶ء بروز منگل سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہیگا اور اسکے بعد دس دن لیٹ فیس کیساتھ ہوگا۔ ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے طلباء کی پوری فیس معاف ہوتی ہے۔

انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کی درخواست کیساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور دو پاسپورٹ سائز فوٹو پیش کرنے ضروری ہیں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ کالج سے طلب فرمائیں۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے (کینٹب) (پرنسپل)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴